URDU KE REDIYAYI DRAMON KA FIKRI-O-FUNNI TAJZIAH

Ph.D. Thesis *submittedy by* **MOHAMMAD KAMIL**

Under the supervision of **DR. KHALID JAWED**

DEPARTMENT OF URDU JAMIA MILLIA ISLAMIA

اردو کے ریڈیائی ڈراموں کا فکری وفنی تجزیہ

یہ مقالہ ابواب کی فہرست سے شروع ہوتا ہے۔اس کے بعد مقالے میں شامل ابواب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بعدازیں مقالے کا ماحصل پیش کیا گیا ہے۔بالکل اخیر میں مراجع اور مصادر کی تفصیل دی گئی ہے۔

ریڈیائی ڈراموں کے تجزیہ کے لیے اولاً دستیاب مجموعوں کے ڈراموں کا بغور مطالعہ کیا گیا ہے۔ڈرامے کا تجزیہ کرتے ہوئے پہلے ڈرامے کی کہانی کا ذکر کیا ہے۔ پھر پلاٹ کی ترتیب پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعدعناصر ترکیبی اور ریڈیوتکنیک کوملحوظ رکھتے ہوئے ، پلاٹ، کردار، مکالمےاور زبان و بیان کا جائزہ لیا ہے۔ پھر ڈرامے میں موجود خیال وفکر کو اجاگر کرتے ہوئے ریڈیو پر ڈرامے کی کامیابی یا ناکامی کے امکانات کو ذکر کیا ہے۔ اس مقالے کو میں نے چار ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں اردو ڈرامے کی روایت کے تحت اردو ڈراما نگاری کی شروعات اور ریڈیو ڈراما نگاری کی روایت سے بحث کی ہے۔ مقالے کے دوسرے باب میں ڈراما کے فن اور اس کی تکنیک سے بحث کیا ہے۔ اس کے تحت ڈرامے کے عناصر ترکیبی اور اسٹیج و ریڈیو کے تکنیکی فرق کو واضح کیا ہے۔ مقالے کے تیسرے باب میں اردو کے اہم ریڈیو ڈراما نگاروں کا تعارف اور ریڈیو سے ان کی وابستگی کے پیش نظر ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اردو میں ریڈیائی ڈراما نگاری کے آغاز وارتقاء میں ان کا اہم رول ہے۔ ان میں راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، شوکت تھانوی، اوپندر ناتھ اشک، مرزا

ادیب ،ریوتی سرن شرما، کرتار سنگھ ڈگل، محمد حسن، عمیق حنفی ، رفعت سروش اور شمیم حنفی شامل ہیں۔

مقالے کا چوتھا باب ’ریڈیائی ڈراموں میں فکر اور فن‘ سے معنون ہے۔ یہ مقالے کا اہم باب ہے۔ اس باب میں ریڈیائی ڈراموں کے 19 مجموعے جن میں راجندر سنگھ بیدی کے ’بے جان چیزیں‘ اور ’سات کھیل‘، ’سعادت حسن منٹو کا ’نیلی رگیں‘، ’کرشن چندر کا ’دروازہ‘ شوکت تھانوی کا ’غالب کے ڈرامے‘ اور ’سنی سنائی‘ فضل حق قریشی کا ’ریڈیو ڈرامے‘ چودھری سلطان کا ’چودھری سلطان کے ڈرامے‘، محمد حسن کا ’پیسہ اور پرچھائیں‘، مسٹر قمر جمالی کا ’مٹھی بھر دھول‘، مسز قمر جمالی کا ’سنگ ریزے‘، کشمیری لال ذاکر کا ’سلاخ ٹوٹتی ہے‘، ریوتی سرن شرما کا ’دشمن‘، رفعت سروش کا ’ڈگر پنگھٹ کی‘ اور ’زندگی اک سفر‘ اور شمیم حنفی کے چار مجموعے ’مٹی کا بلاوا‘، ’مجھے گھر یاد آتا ہے‘، ’زندگی کی طرف‘ اور ’بازار میں نیند‘ شامل ہیں۔

جہاں تک کسی مصنف کے ڈرامے کی کامیابی یا ناکامی کی بات ہے تو ہم کلیہ طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں کے ڈرامے کامیاب ہیں یا فلاں کے ڈرامے ناکام ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مصنف کے متعدد ڈراموں میں سے بعض ڈرامے پوری طرح کامیاب نظر آتے ہیں مگر بعض ڈراموں میں کمی بھی نظر آتی ہے۔

ڈرامے میں فکر و خیالات کا ہونا لازمی ہے۔اردو ریڈیائی ڈراموں میں زیادہ تر موضوع سماجی زندگی کے مسائل سے جڑے نظر آتے ہیں۔جیسے: شادی بیاہ کے رسم و رواج، گھریلو جھگڑے،میاں بیوی کے درمیان نوک جھونک، سماج میں پھیلے غلط رسم و رواج، نئی نسل کا رجحان، اپنی تہذیب سے دوری، مغربی تعلیم کے نقصانات،حکومت کی بد انتظامی اور لاپرواہی، تاریخی واقعات کی پیش کش،انسانوں کی نفسیاتی الجھنیں۔ سماجی اقدار کی اہمیت وغیرہ وغیرہ موضوعات کو کہیں سنجیدہ طور پر اور کہیں طنز و مزاح کے پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ڈرامے اپنے سماج و معاشرہ کی زندگی اور درپیش مسائل کا ترجمان ہوتے ہیں۔ ریڈیائی ڈرامے بھی اس سے الگ نہیں ہیں۔ ذریعہ اظہار بدلنے سے پیش کش کی تکنیک میں فرق ہوتا ہے۔ موضوعاتی پیش کش میں بھی ایک واضح فرق یہ ہے کہ تاریخی واقعات کو جس خوبی اور آسانی سے ریڈیو کے ذریعہ پیش کیا جاسکتا ہے اسٹیج پر پیش کرنا مشکل ہے۔